السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا دنیا میں اللہ تعالیٰ کی زیارت ظاہر طور پر ہوسکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ کی بنیاد پر توقیف پر ہے۔ کسی کے لئے یہ چیز اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب اس کے پاس دلیل موجود ہو۔ قرآن مجید سے واضح ہوتا ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ جب انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (لَن تَرَانِي) ''تو مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکے گا۔'' اور حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں سے اللہ کی زیارت نہیں کی' صحیح مسلم میں حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ''مسروق کہتے ہیں ''میں ''میں (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ ام المومنین نے فرمایا: ''اے عائشہ[1] تین باتیں ایسی ہیں، جس نے ان میں سے کوئی ایک بات کہی اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا... ٹیک لگائے بیٹھا تھا، (یہ بات سن کر) میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کی ''اے ام المومنین! مجھے (بات کرنے کی) مہلت دیجئے اور جلدی مت دیجئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

(وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ) (التكوير ٨١ ٢٣

''اور البتہ تحقیق اس نے اسے (آسمان کے) روشن کنارے کو دیکھا۔

(وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) (النجم ٥٣ ١٣

''اور البتہ تحقیق اسنے اسے ایک اور مرتبہ دیکھا۔''

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

امت میں سب سے پہلے میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جبرائیل تھے'' میں نے انہیں اس صورت میں کبھی نہیں دیکھا جس پر انہیں پیدا کیا گیا ہے مگران دو'' موقعوں پر۔ میں نے انہیں آسمان سے اترتے دیکھا۔ ان کی عظیم خلقت نے آسمان اور زمین کے درمیان کی جگہ کو روک لیا تھا[2]

پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (الانعام ٦ ١٠٣

''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک بین' باخبر ہے۔''

کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

(وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ) (الشورى ٤٢ ٥١

کسی انسان کیلیئے یہ لائق نہیں کہ اللہ اس سے ہم کلام ہو مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا یہ کہ قاصد بھیج دے اور وہ اللہ کے حکم سے جو چاہے وحی کرے یشک وہ بلندیوں والا حکمتوں والا ہے۔[3]''

'' صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' کیا آپ نےاپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک نور دیکھا تھا۔

[4]'' ایک روایت میں ہے ''وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

صحیح مسلم میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نبوی ہے:

(وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَن يَرَى مِنكُمْ أَحَدٌ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ)

[5]'' جان لو! تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھے گا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا : ''ائمہ مسلمین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی مومن دنیا میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا ان کا اختلاف صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے اور اس مسئلہ میں بھی امت کے اکثر علماء بالاتفاق یہ رائے رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں اپنی آنکھوں سے اللہ کی زیارت نہیں کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احیدیث اور صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم وائمہ کرام رحمھم اللہ کے اقوال سے یہی بات ثابت ہوتی ہے''

یہ بات عبداللہ بن عباس حفظہ اللہ سے ثابت ہے نہ امام احمد رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ سے کہ انہوں نے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشم سر اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے بلکہ ان سے یا تو مطلقا ''دیکھنے'' کا لفظ ثابت ہے۔ یا 'دل سے دیکھنے کا۔'' واقعہ معراج بیان کرنے والی اس کسی صحیح حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ رہی وہ حدیث جو ترمذی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ)

''میرے پاس میرا رب بہترین صورت میں تشریف لایا'' [6]

تو یہ خواب کا واقعہ ہے جو مدینہ منورہ میں پش آیا اور روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ اسی طرح حضرت ام طفیل حفظہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جن احادیث میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کا ذکر ہے، وہ مدینہ منورہ کا واقعہ ہے اور احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور معراج تو مکہ مکرمہ میں ہوئی تھی جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

(سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (الاسراء ۱۷ ۱

''پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔''

قرآن مجید میں صریح الفاظ میں موجود ہے کہ موسی علیہ اقامت سے فرمایا گیا تھا۔

''لَن تَرَانِي'' تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔)

اور اللہ کے دیدار کا معاملہ آسمان سے کتاب نازل کرنے سے عظیم تر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

(يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً (النساء ۴ ۱۵۳

''اہل کتاب آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے لکھی لکھائی کتاب ناز کریں۔ انہوں نے موسی علیہ السلام سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں صاف طور پر اللہ تعالیٰ کو دکھا دیجئے۔''

اس لئے جو شخص کہتا ہے کہ کوئی انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے تو وہ گویا یہ کہہ رہا ہے کہ وہ شخص جناب موسیٰ علیہ السلام سے بھی عظیم ہے۔ اور اس کا دعویٰ تو اس شخص سے بھی بڑھ کر ہے جو کہنے لگے کہ اللہ نے مجھ پر آسمان سے کتاب نازل کی ہے۔ (خلاصہ کلام یہ ہے کہ) صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین عظام اور ائمہ مسلمین j سب کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زیارت آنکھوں سے آخرت میں ہوگی' دنیا میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن خواب میں اس کی زیارت ہو سکتی ہے اور دلوں کے حالات کے مطابق قلبی مکاشفات اور مشاہدات ہو سکتے ہیں۔ بسا اوقات کسی شخص کا قلبی مشاہدہ اس قدر قوی ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ آنکھ سے دیدار ہوا ہے۔ یہ اسکی غلط فہمی ہے اور دلوں کے مشاہدات بندوں کے ایمان و مغفرت کے مطابق (قوی اور ضعیف یا کم اور زیادہ) ہوتے ہیں اور اس کی مغفرت مثالی صورت میں حاصل ہوتی ہے۔ [7]

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

---

[1] حضرت مسروق کی کنیت ہے۔

[2] یعنی وہ اس قدر عظیم الخلقت تھے کہ آسمان سے زمین تک وہی نظر آرہے تھے

[3] صحیح بخاری حدیث نمبر : ۴۶۲۲، ۴۸۵۵، ۷۳۸۰۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۷۷۔ جامع ترمذی حدیث نمبر : ۳۰۷۰

[4] صحیح مسلم حدیث نمبر : ۱۷۸۔ جامع ترمذی حدیث نمبر : ۳۲۷۸

[5] صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۹۳۱۔ سنن ابی داوٗد حدیث نمبر : ۴۳۱۸ جامع ترمذی حدیث نمبر : ۲۲۳۵

[6] مسند احمد ج : ۱ ص : ۳۶۸، ج : ۵، ص : ۲۴۳۔ جامع الترمذی حدیث نمبر : ۳۲۳۲، ۳۲۳۳۔

[7] فتاویٰ جلد : ۲، صفحہ : ۳۳۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 127

محدث فتویٰ